ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 3 دسمبر 1953

شیبن لال سکسینا

بنام

دی سٹیٹ آف اتر پردیش و دیگران

[مکھر جی اور این۔ ایچ۔ بھگوتی جسٹس صاحبان]

امتناعی نظر بندی ایکٹ IV، سال 1950 جیسا کہ ایکٹ XXXIV، سال 1952 اور ایکٹ LXI، سال 1952 کے ذریعے ترمیم کی گئی-دفعہ 3 (1) (a) اور 11- نظر بندی اتھارٹی نے نظر بندی کے لئے دو وجوہات دیں-ایک بنیاد موجود نہیں پائی گئی-آیا نظر بندی کا حکم پائیدار ہے-ایک بنیاد کے تحت نظر بندی کے حکم کی تصدیق اور دوسری بنیاد کے تحت اس کی منسوخی-دفعہ 11 کے ذریعے غور نہیں کیا گیا۔

نظر بندی کا حکم دو بنیادوں پر مشتمل تھا جس میں امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 کی دفعہ 3 (1) کی شق (a) کی ذیلی شق (2) اور (3) کے تحت دو بنیادیں تھیں، جیسا کہ بعد کے قوانین میں ترمیم کی گئی تھی۔ ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 3(1)(a) کی ذیلی شق (ii) کے تحت نظر بندی کے حکم کی تصدیق کی لیکن دوسری بنیاد کے حوالے سے ایکٹ کی دفعہ 3(1)(a) کی ذیلی شق (iii) کے تحت حکومت نے اس کی نظر بندی کو برقرار نہیں رکھا اور اس ذیلی شق کے تحت اسے منسوخ کر دیا:

حکم ہوا کہ، دفعہ 3(1)(a) کے تحت دیا گیا اصل حکم پائیدار نہیں ہے۔

یہ کہنا کہ دوسری بنیاد جو اب بھی باقی ہے حکم کو برقرار رکھنے کے لیے کافی ہے، ایگزیکٹو اتھارٹی کے ساپیکش فیصلے کے لیے ایک معروضی عدلیہی جائزے کو تبدیل کرنا ہوگا جو قانون کے تحت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قانون سازی کی پالیسی کے خلاف ہے۔ایسے معاملات میں حیثیت ایک جیسی ہو گی جیسے کہ ان دو بنیادوں میں سے ایک ایکٹ کے مقصد کے لیے غیر متعلقہ ہو یا مکمل طور پر گمراہ کن ہو اور اس سے مجموعی طور پر نظر بندی کے حکم کو خراب کر دے گا۔

کیشو بنام دی کنگ ایمپرر ([1]) کا حوالہ دیا گیا ہے۔

یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ امتناعی نظر بندی ایکٹ کے دفعہ 3 کے تحت نظر بندی کا حکم جاری کرنے کا اختیار مکمل طور پر اس دفعہ میں بیان کردہ مناسب اتھارٹی کے اطمینان پر منحصر ہے۔ان بنیادوں کی مناسبت جس پر اس طرح کے اطمینان کی بنیاد رکھی جاتی ہے بشرطیکہ ان کی عقلی ممکنہ قدر ہو اور وہ قانون سازی کے دائرہ کار یا مقصد سے ماورانہ ہوں، کو عدالت میں بدنیتی کی بنیاد کے علاوہ چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

ریاست بمبئی بنام آتمارام سریدھر ویدیا([2]) کا حوالہ دیا گیا ہے۔

امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 11 میں بتایا گیا ہے کہ ایڈوائزری بورڈ کی اپنی رپورٹ پیش کرنے کے بعد حکومت کیا کارروائی کرے گی۔اگر بورڈ کی رائے میں کسی شخص کی نظر بندی کی کافی وجہ ہے تو حکومت نظر بندی کے حکم کی تصدیق کر سکتی ہے اور اس مدت کے لیے نظر بندی جاری رکھ سکتی ہے جو اسے مناسب لگے۔دوسری طرف، اگر مشاورتی بورڈ کی رائے ہے کہ متعلقہ شخص کی نظر بندی کی کوئی کافی وجہ نہیں ہے، تو حکومت نظر بندی کے حکم کو منسوخ کرنے کی پابند ہے۔حکومت نے اس معاملے میں جو کچھ کیا ہے وہ نظر بندی کے حکم کی تصدیق کرنا اور ساتھ ہی ایکٹ کی دفعہ 3(1)(a) کی ذیلی شقوں میں سے ایک کے تحت اسے منسوخ کرنا ہے۔یہ وہ چیز نہیں ہے جس پر دفعہ غور کرتا ہے۔

بنیادی دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 298، سال 1953۔آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت حکم بازیابی ملزم کی نوعیت میں ایک رٹ کے لیے۔

ویدا ویاس، سینئر ایڈوکیٹ (ایس کے کپور، ان کے ساتھ) درخواست گزار کی طرف سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جواب دہندہ کے لیے ڈی۔ پی۔ یونیال۔

3.1953 دسمبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس مکھر جی نے سنایا۔

یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک درخواست ہے جس میں حکم بازیابی ملزم کی نوعیت کی رٹ جاری کرنے کی درخواست کی گئی ہے، جس میں درخواست گزار شیبن لال سکسینا کی رہائی کی ہدایت کی گئی ہے، جسے گورکھپور کی ضلعی جیل میں غیر قانونی طور پر نظر بند رکھا گیا ہے۔ درخواست گزار کو 5 جنوری 1953 کو گورکھپور کے ضلع مجسٹریٹ کے دستخط شدہ ایک حکم نامے کے تحت گرفتار کیا گیا تھا، اور حکم نامے میں واضح طور پر درخواست گزار کو سپرنٹنڈنٹ، ضلع جیل، گورکھپور کی تحویل میں امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 کی دفعہ 3(1) کی شق (a) کی ذیلی شق (2) اور (3) کے تحت نظر بندی میں رکھنے کی ہدایت کی گئی تھی، جیسا کہ بعد کے قوانین میں ترمیم کی گئی تھی۔ اس کے بعد 7 جنوری کو، امتناعی نظر بندی کے قانون کی دفعہ 7 کی دفعات کے مطابق نظر بندی کی بنیاد کو مطلع کیا گیا اور ایسا لگتا ہے کہ یہ دوہری نوعیت کی تھیں، جو بالترتیب روزمروں کے تحت آتی ہیں جن پر قانون کی دفعہ 3(1)(a) کی ذیلی شق (2) اور ذیلی شق (3) کے ذریعے غور کیا گیا ہے۔ مراسلے کے پہلے پیراگراف میں یہ کہا گیا ہے کہ بعض تاریخوں پر گھگلی میں کی جانے والی تقریروں کے دوران نظر بند نے اس علاقے کے گنے کے کاشتکاروں کو چینی ملوں کو گنے کی فراہمی نہ کرنے یا یہاں تک کہ ان سے سپلائی روکنے کا حکم دیا اور اس طرح کمیونٹی کے لیے ضروری گنے کی فراہمی کو برقرار رکھنے میں مداخلت کی۔ پیراگراف 2 میں بیان کردہ دوسری بنیاد یہ ہے کہ ان تاثرات کا استعمال کرتے ہوئے، جن میں سے کچھ پیراگراف کے نیچے حوالہ دیا گیا تھا، درخواست گزار نے گنے کاشتکاروں اور عوام کو قائم شدہ اتھارٹی کے خلاف تشدد اور سرکاری افسران کے جاری کردہ قانونی احکامات اور ہدایات کی خلاف ورزی کے لیے اکسایا اور اس طرح عوامی نظم وضبط کی بحالی کو سنجیدگی سے متاثر کیا۔

درخواست گزار نے 3 فروری 1953 کو نظر بندی کے حکم کے خلاف اپنی نمائندگی پیش کی، اور اس کے بعد 23 فروری کو لکھنؤ میں ہونے والے اجلاس میں امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 8 کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تحت تشکیل کردہ ایڈوائزری بورڈ نے اس کے معاملے پر غور کیا۔ ایڈوائزری بورڈ نے درخواست گزار کو ذاتی طور پر سماعت کی اور اپنی رپورٹ پیش کرنے کے بعد 13 مارچ 1953 کو اتر پردیش حکومت کی جانب سے درخواست گزار کو ایک مراسلہ بھیجا گیا جس میں اسے مطلع کیا گیا کہ حکومت نے امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایکٹ کی دفعہ 3(1)(a) کی ذیلی شق (2) کے تحت اس کے خلاف نظر بندی کے حکم کی تصدیق کی ہے اور مزید احکامات تک یا نظر بندی کی تاریخ سے 12 ماہ کی مدت تک اس کی نظر بندی جاری رکھنے کی منظوری دی ہے۔ اس مراسلے کا دوسرا پیراگراف اس طرح ہے:

> "نظر بند کو براہ کرم مطلع کیا جا سکتا ہے کہ ایڈوائزری بورڈ نے امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (a) کی ذیلی شق (III) کے تحت اس کی نظر بندی کو برقرار نہیں رکھا۔ اس لیے حکومت نے اس ذیلی شق کے تحت اس کی نظر بندی کو منسوخ کر دیا ہے۔"

درخواست گزار اب ہمارے سامنے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک درخواست لے کر آیا ہے اور درخواست کی حمایت میں پیش ہونے والے جناب ویدویاس نے اپنے مؤکل کے خلاف کیے گئے نظر بندی کے حکم کی قانونی حیثیت کو دو بنیادوں پر کافی حد تک چیلنج کیا ہے۔

پہلی جگہ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت درخواست گزار کو دی گئی بنیادوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ درخواست گزار کو اس کی آزادی سے محروم کرنے میں نظر بندی کے اختیار کے ساتھ جو بنیاد وزنی ہے وہ یہ ہے کہ اس کی سرگرمیاں، پہلی جگہ، برادری کے لیے ضروری سامان کی بحالی کے لیے نقصان دہ تھیں اور دوسری جگہ عوامی نظم و ضبط کی بحالی کے لیے نقصان دہ تھیں۔ درخواست گزار کو 13 مارچ 1953 کو لکھے گئے خط سے، تاہم، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پہلی بنیاد حقیقت کے طور پر موجود نہیں تھی اور دراصل اتر پردیش حکومت نے امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 3(1)(a) کی ذیلی شق (iii) کے تحت نظر بندی کے حکم کو منسوخ کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ ان حالات میں، یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اصل میں دیا گیا نظر بندی کا حکم قائم نہیں رہ سکتا، کیونکہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اگر نظر بندی کا اختیار کسی شخص کو نظر بندی میں لینے کے لیے دو بنیادوں پر آگے بڑھتا ہے اور ان میں سے ایک کو غیر موجود یا غیر متعلقہ تسلیم کیا جاتا ہے، تو پورا حکم خراب ہو جاتا ہے کیونکہ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ نظر بندی کے اختیار کے ذہن پر کس حد تک غلط بنیاد چل رہی ہے۔

فاضل وکیل کی طرف سے اٹھائی گئی دوسری دلیل ہے کہ وہ تفصیلات، جو اس کے مؤکل کو دوسری بنیاد کے سلسلے میں فراہم کی گئی تھیں، واضح طور پر ناکافی اور جزوی نوعیت کی ہیں اور اسے نظر بندی کے حکم کے خلاف موثر نمائندگی کرنے کے قابل نہیں بناتی ہیں۔

ہم فوراً کہہ سکتے ہیں کہ دوسری دلیل ہمیں متاثر نہیں کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 22(5) میں شامل دفعات کے مطابق کسی زیر نظر بندی شخص کو دی گئی تفصیلات کی کافی مقدار ایک جائز مسئلہ ہے، جائزہ یہ ہے کہ آیا وہ زیر نظر بند شخص کو موثر نمائندگی کرنے کے قابل بنانے کے لیے کافی ہیں؛ لیکن ہم مطمئن نہیں ہیں کہ موجودہ معاملے میں زیر نظر بند شخص کو فراہم کی گئی تفصیلات واقعی ناکافی ہیں اور آئینی تقاضے سے کم ہیں۔ اس لیے ہم نہیں سمجھتے کہ اس دلیل میں کوئی بنیاد ہے۔

تاہم، فاضل وکیل کی طرف سے اٹھایا گیا پہلا دلیل کسی حد تک ایک اہم نقطہ اٹھاتا ہے جس پر محتاط غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس عدالت کی طرف سے بار بار یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ امتناعی نظر بندی ایکٹ کے دفعہ 3 کے تحت نظر بندی کا حکم جاری کرنے کا اختیار مکمل طور پر اس دفعہ میں بیان کردہ مناسب اتھارٹی کے اطمینان پر منحصر ہے۔ ان بنیادوں کی مناسبت جس پر اس طرح کے اطمینان کی بنیاد ہونی چاہیے، بشرطیکہ ان کی معقول ممکنہ قدر ہو اور وہ قانون سازی کی شق کے دائرہ کار یا مقصد سے خارج ہوں، کو عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا، سوائے بدنیتی کی بنیاد کے ([1])۔ قانون عدالت ان حقائق کی سچائی یا بصورت دیگر تفتیش کرنے کی بھی مجاز نہیں ہے جن کا ذکر ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت زیر نظر بند شخص کو مراسلے میں نظر بندی کی بنیاد کے طور پر کیا گیا ہے۔ تاہم، اس معاملے میں جو کچھ ہوا ہے وہ کچھ عجیب ہے۔ خود حکومت نے 13 مارچ 1953 کو اپنے مراسلے میں واضح طور پر تسلیم کیا ہے کہ جن بنیادوں پر نظر بندی کا اصل حکم منظور کیا گیا تھا ان میں سے ایک غیر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مصدقہ یا غیر موجود ہے اور اسے نظر بندی کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسے حالات میں ایکٹ کی دفعہ 3(1)(a) کے تحت دیے گئے اصل حکم کو قائم رہنے دیا جا سکتا ہے۔ جواب، ہماری رائے میں، صرف منفی میں ہو سکتا ہے۔ نظر بندی کے اختیار نے درخواست گزار کو نظر بندی میں لینے کے لیے یہاں دو بنیادیں پیش کیں۔ ہم نہ تو یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ بنیادیں اچھی ہیں یا بری، اور نہ ہی ہم اس بات کا اندازہ لگانے کی کوشش کر سکتے ہیں کہ ان میں سے ہر بنیاد کس طریقے سے اور کس حد تک مناسب اتھارٹی کے ذہن پر کام کرتی ہے اور اس اطمینان کی تخلیق میں معاون ہے جس کی بنیاد پر نظر بندی کا حکم دیا گیا تھا۔ یہ کہنا کہ دوسری بنیاد، جو اب بھی باقی ہے، حکم کو برقرار رکھنے کے لیے کافی ہے، ایگزیکٹو اتھارٹی کے ساپیکش فیصلے کے لیے ایک معروضی عدلیہی جائزے کو تبدیل کرنا ہوگا جو قانون کے تحت قانون سازی کی پالیسی کے خلاف ہے۔ ایسے معاملات میں، ہمارے خیال میں، حیثیت ایک جیسی ہوگی جیسے کہ ان دو بنیادوں میں سے ایک ایکٹ کے مقصد کے لیے غیر متعلقہ تھی یا مکمل طور پر گمراہ کن تھی اور اس سے مجموعی طور پر نظر بندی کا حکم خراب ہو جائے گا۔ یہ اصول، جسے وفاقی عدالت نے کیشو تلپاڑے بنام دی کنگ ایمپرر (3) کے معاملے میں تسلیم کیا تھا، ہمیں اس معاملے کے حقائق پر کافی درست اور قابل اطلاق لگتا ہے۔

ہم اس بات کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں کہ حکومت اس معاملے میں امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت جو حکم دینا چاہتی ہے وہ اس دفعہ کی دفعات کے مطابق نہیں ہے۔ دفعہ 11 میں بتایا گیا ہے کہ ایڈوائزری بورڈ کی اپنی رپورٹ پیش کرنے کے بعد حکومت کو کیا کارروائی کرنی ہے۔ اگر بورڈ کی رائے میں کسی شخص کی نظر بندی کی کافی وجہ ہے تو حکومت نظر بندی کے حکم کی تصدیق کر سکتی ہے اور اس مدت کے لیے نظر بندی جاری رکھ سکتی ہے جو اسے مناسب لگے۔ دوسری طرف، اگر مشاورتی بورڈ کی رائے ہے کہ متعلقہ شخص کی نظر بندی کی کوئی کافی وجہ نہیں ہے، تو حکومت نظر بندی کے حکم کو منسوخ کرنے کی پابند ہے۔ حکومت نے اس معاملے میں جو کچھ کیا ہے وہ نظر بندی کے حکم کی تصدیق کرنا اور ساتھ ہی ایکٹ کی دفعہ 3(1)(a) کی ذیلی شقوں میں سے ایک کے تحت اسے منسوخ کرنا ہے۔ یہ وہ چیز نہیں ہے جس پر دفعہ غور کرتا ہے۔ حکومت یا تو دفعہ 3 کے تحت کیے گئے نظر بندی کے حکم کی تصدیق کر سکتی ہے یا اسے مکمل طور پر منسوخ کر سکتی ہے اور قانون میں ایسا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

کچھ بھی نہیں ہے جو حکومت کو نظر بندی کا نیا حکم دینے سے روکتا ہو اگر وہ چاہے۔ جیسا کہ معاملات کھڑے ہیں، ہمارے پاس کوئی دوسرا متبادل نہیں ہے سوائے اس کے کہ یہ مانا جائے کہ 5 جنوری 1953 کو امتناعی نظر بندی ایکٹ کی دفعہ 3(1)(a) کے تحت دیا گیا حکم قانون کے مطابق غلط ہے اور اس کے نتیجے میں درخواست گزار کی نظر بندی غیر قانونی ہے۔ درخواست کی اجازت دی جاتی ہے اور درخواست گزار کو آزاد کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

درخواست کی اجازت دی گئی۔

درخواست گزار کا ایجنٹ: گنپت رائے

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: سی پی لال۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document